حُر آغائی

میں ایک افسر ہوں!

میں خدا کی زمین پر فرعون بن کے زندگی بسر کرتا ہوں...... دوسروں کو سلام میں پہل کرنے کی بجائے اپنے عارضی عہدے کے غرور میں سلام کا جواب دینے میں بھی قباحت محسوس کرتا ہوں کہ آفیسری کے نشے نے میری عقل کو زائل کر دیا ہے...... میں اپنے سوا کسی کو انسان نہیں سمجھتا...... میں خون کی سڑی ہوئی پھٹکی کی پیداوار ایک حقیر سا کیڑا ہوں مگر اپنے جیسے دوسرے کیڑوں سے نفرت کرتا ہوں...... لوگ میرے شر سے بچنے کے لیے میری تعظیم کرتے ہیں...... میں ہر داڑھی والے کو اپنی خباثت اور بد باطنی کی تسکین کے لیے ''اوئے مولوی'' کہہ کر حظِ نفس کا سامان کرتا ہوں...... ماتحت پر زیادتی کرنا، بے ایمانی کا الزام اور جھوٹ کی تہمت لگانا میرا شیوہ ہے...... میں اپنی جاہ وحشمت اور بناوٹی گھمنڈ میں ایسے پھنکارتا پھرتا ہوں جیسے کوئی انوکھی مخلوق ہوں...... میں اپنی محرومیوں کا بدلہ لینے کے لیے اپنے ماتحتوں کو ذہنی اذیت سے دوچار رکھتا ہوں...... میں نے دفتری قواعد وضوابط کو گھر کی لونڈی بنا رکھا ہے۔ سرکاری گاڑی صرف دفتری کام کے لیے ہوتی ہے مگر میرے بیوی بچے، سکول جانے اور شاپنگ وغیرہ کے لیے بے دریغ سرکاری گاڑیاں استعمال کرتے ہیں...... میں بقر عید پر اپنے ماتحت سے یہ کہتے ہوئے بالکل نہیں ہچکچاتا کہ ''عید آ رہی ہے، قربانی کے لیے بکرا تو بھجوا دینا...... روزے آ رہے ہیں، دیسی گھی کا ایک کنستر تو دے جانا...... میری تنخواہ کا چیک سیدھا بینک میں جمع ہو جاتا ہے کہ میرے تمام اخراجات، میرے اہلکاران کے ذمے ہیں، یہاں تک کہ فقیر کو خیرات بھی میری طرف سے میرا اسٹینو ہی دیتا ہے...... میں چھوٹے چوروں کو تو سزا دیتا ہوں مگر بڑے چوروں کو چھوڑ دیتا ہوں...... میں اپنے اختیار کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے ماتحتوں کو ان کے جائز حقوق سے بھی محروم رکھ کر فخر محسوس کرتا ہوں...... میں کرسی کی ترنگ میں کسی کی عزت نفس تباہ کرنے میں بھی کوئی شرم محسوس نہیں کرتا کہ کرسی کا گھمنڈ، شراب کا نشہ اور رنڈی کا بستر یکساں حیثیت کی چیز ہیں...... میں اقتدار کے سامنے جھکتا اور غریب پر سواری کرتا ہوں...... حاکم کے سامنے بھیگی بلی بن جاتا ہوں اور ماتحت سامنے ہو تو ماش کی دال کی طرح اینٹھتا ہوں...... میٹنگ کے نام پر کوئٹہ، مری، ایبٹ آباد، کراچی مختلف شہروں کی سیر میرا معمول ہے بلکہ اگر یہ کہا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا کہ پاکستان بنا ہی میری عیاشی کے لیے تھا...... کوئی خانساماں، چپڑاسی کے نام پر بھرتی کر کے دفتر کی تنخواہ پر اپنے گھر میں ڈال لینا، میرے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے...... میں بغیر وجہ کے دوسروں پر برستا رہتا ہوں اور شریف آدمیوں کے معاملے میں تو، میں ٹوٹے ہوئے جوتے کی طرح بڑھتا ہی چلا جاتا ہوں...... میں اپنے اوپر والے کو خدا اور نیچے والے کو غلام سمجھتا ہوں......